

375425-انیرگن سے شکار کرنے کا حکم

سوال

میں ایک دیہاتی علاقے میں رہتا ہوں، اور یہاں حلال گوشت دستیاب نہیں ہے، اس لیے میں نے فیصلہ کیا کہ گوشت کا حصول شکار کے ذریعے کروں گا، اور چونکہ میں نہیں چاہتا کہ اپنے پڑوسیوں کو آتشیں اسلحہ کی آواز سے تنگ کروں، میں نے سوچا کہ انیرگن سے شکار کروں، اس گن میں جو ہجرے استعمال کیے جاتے ہیں وہ گول یا چپٹے ہوتے ہیں دھار والے نہیں ہوتے، تو ان ہجروں کے استعمال کی وجہ سے پرندہ دباؤ کی وجہ سے شکار ہوگا، دھار کے تیز ہونے کی وجہ سے نہیں، اس گن کے ذریعے شکار کرتے ہوئے لازم ہے کہ 30 گز سے زیادہ فاصلہ نہ ہو اور نشانہ بھی سر کا لیا جائے، میں جو گن استعمال کروں گا انیرگن کے ماہرین کے مطابق وہ لومڑی کو بھی قتل کر سکتی ہے، عام طور پر انیرگن چھوٹے شکاروں کے لیے استعمال ہوتی ہے مثلاً: بٹیر، گلہری، کبوتر، اور خرگوش وغیرہ، تو کیا اس کے ذریعے شکار کرنا جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

اول:

آلہ شکار کے لیے ضروری ہے کہ تیز ہو، زخم پیدا کرے اور گوشت کو کاٹ یا پھاڑ دے۔

انیرگن سے نکلنے والے ہجرے گوشت پھاڑ کر جسم میں داخل ہو جاتے ہیں، اس لیے ان سے شکار کرنا درست ہوگا۔

جیسے کہ "الموسوئۃ الفقہیۃ" (133/28) میں ہے کہ:

"آلہ شکار کے لیے شرائط درج ذیل میں اختصار کے ساتھ پیش کی جا سکتی ہیں کہ:

پہلی شرط: آلہ شکار کے لیے ضروری ہے کہ تیز ہو، زخم پیدا کرے اور گوشت کو کاٹ یا پھاڑ دے، اگر ایسا نہیں ہے تو پھر ذبح کیے بغیر شکار حلال نہیں ہوگا۔

یہاں یہ ضروری نہیں ہے کہ آلہ شکار لوہے کا ہی ہو، کسی بھی تیز آلے سے شکار کیا جا سکتا ہے چاہے وہ لوہے کا ہو یا لکڑی کا، یا تیز دھار والے ہتھر کا، یا کسی اور چیز کا بس یہ لازم ہے کہ جسم میں پیوست ہو جائے۔

دوسری شرط: شکار کو تیز دھار کی سمت سے لگے اور اسے زخم لگا دے، اور یہ یقین ہو کہ شکار کی موت اسی زخم کی وجہ سے ہوئی ہے، وگرنہ اسے کھانا حلال نہیں ہوگا؛ کیونکہ جو جانور چپٹی جانب یا دباؤ کی وجہ سے قتل ہو تو وہ موقوڈہ میں شمار ہوگا، اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں موقوڈہ کو حرام قرار دیا ہے۔ ایسا شکار اس لیے بھی حرام ہوگا کہ سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا کہ: "میں معراض [لکڑی کا موٹا ڈنڈا جس کے آگے بھالا لگا ہو، یا بغیر پروں کا تیر۔ مترجم] شکار کو ماروں اور اسے مارنے میں کامیاب ہو جاؤں [تو کیا کروں؟]" اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جب تم معراض شکار کی طرف چلاؤ اور وہ گوشت پھید کر اندر گھس جائے تو تم اسے کھاؤ، اور اگر وہ چوڑائی کی جانب سے لگے اور اسے مار ڈالے تو پھر تم اسے نہ کھاؤ) [صحیح مسلم: 4972] اسی حدیث کے ایک اور جگہ الفاظ ہیں کہ: عدی بن حاتم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جب تم شکار کو نشانہ لگاؤ اور آلہ شکار اس کا گوشت پھید دے تو اسے کھاؤ، اور اگر گوشت نہ پھیدے تو اسے مت کھاؤ، اور معراض سے کیا ہوا شکار وہی کھاؤ جسے تم نے ذبح کیا ہے، اسی طرح غلو لے سے کیا ہوا شکار بھی وہی کھاؤ جو تم نے ذبح کرو) [اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔] نیز کنکری کو انگلیوں میں رکھ کر پھینکنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور کہا: (کنکری نہ تو شکار کر سکتی ہے اور نہ ہی دشمن کو زخمی کر سکتی ہے، ہاں اس سے دانت ٹوٹ سکتا ہے اور آنکھ پھوٹ سکتی ہے۔) بخاری و مسلم

اسی طرح "الموسوۃ الفقہیۃ" (135/28) میں ہے کہ {الاصطیاد بالبدق} :

"عربی زبان میں "بدق" کا لفظ میر پر بھی بولا جاتا ہے اور غلیل کے ذریعے پھینکے جانے والے مٹی کے گولے پر بھی بولا جاتا ہے [جسے اردو میں گولہ یا غلولہ، غلیلہ بھی کہتے ہیں۔ مترجم] اس کے ذریعے شکار کرتے ہیں، یا چھرے اور گولی پر بھی یہی لفظ بولتے ہیں، اس کی جمع بنا دق ہے۔

تو یہاں پر کھانے والا بیر مراد نہیں ہے بلکہ یہاں شکار کے لیے استعمال ہونے والا چھرہ یا غلیلہ مراد ہے۔

چنانچہ مٹی کے بنے ہوئے غلیلیے کے بارے میں فقہائے کرام اس بات پر متفق ہیں کہ وزنی غلیلیے کی وجہ سے جو جانور قتل ہو جائے تو اسے کھانا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ جانور دباؤ کی وجہ سے مرا ہے، تیز دھار کی وجہ سے نہیں۔۔۔

علامہ بجمیریؒ کہتے ہیں کہ: ابن عبدالسلامؒ نے غلیلیے کے ذریعے شکار کرنے کو واضح لفظوں میں حرام کہا ہے، اسی بات کی صراحت "الذخائر" میں بھی ہے۔ تاہم علامہ نووی رحمہ اللہ نے غلیلیے کے ذریعے شکار کرنے کو جائز کہا ہے، جبکہ بعض اسے مقید صورت میں جائز کہتے ہیں کہ اگر گولہ لگنے سے عام طور پر شکار نہ مرے تو جائز ہے، مثلاً: لمبی گردن والی بطخ، اور اگر غلیلیے لگنے سے شکار مر جائے جیسے کہ چڑیا وغیرہ تو پھر اس سے شکار کرنا حرام ہے، لہذا اگر غلیلیے لگے اور اتنی زور سے لگے کہ ذبح ہو جائے یا گردن ٹوٹ جائے تو حرام ہوگا۔ یہی تفصیل اس مسئلے میں معتد ہے۔۔۔

یہ ساری تفصیل مٹی کے بنے غلیلیے یا غیر آتشیں گولی کے متعلق ہے۔

چنانچہ جو گولی لوہے کی بنی ہو اور آتشیں اسلحے سے اسے فار کیا جائے تو اس کے بارے میں فقہائے کرام کا اختلاف ہے، حنفی اور شافعی فقہائے کرام اس کی بھی حرمت کے قائل ہیں۔۔۔

تاہم مالکی فقہائے کرام میں سے علامہ درویر رحمہ اللہ اس کے جواز کے قائل ہیں، ان کا کہنا ہے کہ: گولی کے ذریعے کیے گئے شکار کو کھایا جا سکتا ہے؛ کیونکہ گولی تیر وغیرہ سے زیادہ طاقتور ہوتی ہے، بعض مالکی فقہائے کرام نے اسی کو معتبر قرار دیا ہے۔ پھر دسوقی رحمہ اللہ نے مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا: خلاصہ یہ ہے کہ گولی کے ذریعے شکار کے متعلق متقدمین کے ہاں کوئی صراحت نہیں پائی جاتی؛ کیونکہ بارود کے ذریعے فار لہ بجا ہی آٹھویں صدی ہجری کے درمیان میں ہوا ہے۔

متاخرین کا اس حوالے سے اختلاف ہے، تو کچھ اسے مٹی کے غلیلیے پر قیاس کرتے ہوئے منع قرار دیتے ہیں، جبکہ کچھ اس کے جواز کے قائل ہیں؛ کیونکہ گولی کی وجہ سے خون بھی بہ جاتا ہے اور بڑی تیزی سے روح پرواز کر جاتی ہے، انہی دونوں مقاصد کے لیے جانور کو ذبح کرنے کا شرعی حکم دیا گیا، گولی کو غلیلیے پر قیاس کرنا فاسد ہے؛ کیونکہ دونوں میں بہت زیادہ فرق ہے؛ کیونکہ گولی یقینی طور پر جسم کو پھاڑتے ہوئے اندر داخل ہو جاتی ہے جبکہ غلیلیے میں ایسا کچھ نہیں ہے، غلیلیے میں زیادہ سے زیادہ کھپنے اور توڑنے کی صلاحیت ہے۔ "ختم شد

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (121239) کا جواب ملاحظہ کریں، یہاں پر بدوق سے شکار کو حلال قرار دیا گیا ہے۔

آتشیں اسلحے کی گولی اور انیر گن کی گولی کے حکم میں کوئی فرق نہیں ہے؛ خصوصاً ایسی صورت حال میں جب انیر گن سے چھوٹے جانوروں اور پرندوں مثلاً: کبوتر اور خرگوش وغیرہ کا شکار کیا جائے۔

واللہ اعلم